© rasailojaraid.com

محمد سلمان قریشی

منقبت در مدحِ خلیفۂ بلا فصلِ رسول

سیدنا ابوبکرِ صدیق رضی اللہ عنہ

صدیق نبوت کا کچھ ایسا ہے دیوانہ
جاں شمع پہ دیتا ہے جیسے کوئی پروانہ
آنکھوں میں بچے کیسے اَب تاج یہ شاہانہ
ہے سامنے جب اُن کے خود جلوۂ جانانہ
خمخانۂ آقا سے کچھ ایسا تعلق ہے
جی بھر کے پیا لیکن چھلکا نہیں پیمانہ
آقا کی محبت میں صدیق سے ہم سیکھیں
ہر تیرِ ستم کھا کر اشکوں کو بھی پی جانا
کچھ فکر نہیں اپنی اس جان کی اے ہمدم
صدیق کو آقا کا ہجرت میں یہ فرمانا
یہ دل کی تمنا ہے صدیق کی اے آقا
کر جاؤں میں پیش اپنی اِس جان کا نذرانہ
آقا کے گھرانے کی رونق ہیں یہ عائشہ
صد رشکِ ملائک ہے آقا کا یہ کاشانہ
چُن چُن کے مٹایا پھر اعدائے نبوت کو
صدیق نے دکھلائی جب ہمتِ مردانہ
ہے باغِ فدک چھینا صدیق نے زہرا سے
اے ابنِ سبا! تیرا جھوٹا ہے یہ افسانہ
وہ جس کو عداوت ہے صدیق سے اے لوگو!
ہر گز وہ نہیں مومن دنیا کو ہے بتلانا
اظہارِ صداقت تو ہے شیوۂ صدیقی
اظہارِ حقیقت میں سلمانؔ نہ گھبرانا

© rasailojaraid.com